اور مغرب کی استعماری طاقتیں اس ملک کی کمزوریوں کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کرنے کے جن منصوبوں پر عمل پیرا ہیں، وہ کامیابی سے ہم کنار ہو سکتے ہیں۔

اسلامی دنیا کے اس اہم رکن کی اس غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے ضروری ہے کہ اس کے حالات ومسائل کا تحقیقی مطالعہ اور تجزیہ کر کے اسے خدشات سے بچانے اور اس کے اندر پائے جانے والے روشن امکانات کو حقیقت بنانے کے راستے تلاش کیے جائیں۔ یہ تحریر اسی مقصد کے لیے کی جانے والی ایک کاوش ہے۔

بنیادی حقائق اور تاریخی پس منظر

جمہوریہ سوڈان کا نام عربی کے لفظ اَسْوَد سے ماخوذ ہے۔ اسود سیاہ رنگ کو کہتے ہیں۔ سوڈان کے باشندوں کے سیاہ فام ہونے کی وجہ سے یہ سرزمین بلدالسودان کے نام سے معروف ہوئی۔ پچیس لاکھ مربع کلومیٹر پر پھیلے ہوئے براعظم افریقہ اور عرب دنیا کے اس سب سے بڑے ملک کے شمال میں مصر، شمال مشرق میں بحر احمر، مشرق میں اریٹیریا اور ایتھوپیا، جنوب مشرق میں کینیا اور یوگنڈا، جنوب مغرب میں کانگو اور وسطی افریقی جمہوریہ، مغرب میں چاڈ اور شمال مغرب میں لیبیا ہے۔ سوڈان رقبے کے اعتبار سے دنیا کا دسواں بڑا ملک ہے۔ اس کی آبادی اقوام متحدہ کے اعداد وشمار کی رو سے ۲۹ جولائی ۲۰۰۹ء تک بی بی سی کی کنٹری پروفائل: سوڈان[۱] کے مطابق چار کروڑ بیس لاکھ (42.2 ملین) تک پہنچ چکی تھی۔ سرکاری ریکارڈ کے مطابق کل آبادی میں مسلمان ۷۰ فی صد، عیسائی پانچ فی صد اور مقامی مظاہر پرست مذاہب کو ماننے والے ۲۵ فی صد ہیں۔ مسلمان زیادہ تر ملک کے شمالی حصے میں جبکہ غیر مسلم جنوبی حصہ میں آباد ہیں۔ مسلمانوں میں بیشتر مسلک کے لحاظ سے سنی ہیں، اہل تشیع کی تعداد برائے نام ہے۔ نسلی اعتبار سے ۵۲ فی صد آبادی مقامی سیاہ فاموں پر مشتمل ہے جبکہ ۳۹ فی صد عرب اور ۶ فی صد بیجا قبائل ہیں باقی ۳ فی صد میں غیر ملکی اور دیگر لوگ شامل ہیں۔ سرکاری زبان کے طور پر عربی اور انگریزی دونوں مروج ہیں۔ جنوب میں مقامی افریقی زبانیں زیادہ بولی جاتی ہیں۔

آثار قدیمہ سے پتہ چلتا ہے کہ شمالی سوڈان میں ساٹھ ہزار سال پہلے بھی انسانی آبادی تھی۔ جبکہ آٹھ ہزار قبل مسیح کے لگ بھگ دریائے نیل اور اسوان سے ملحق علاقوں میں باقاعدہ تہذیب پروان چڑھ چکی تھی۔ گاؤں آباد تھے اور لوگوں کی معاش کا انحصار جانوروں کے شکار، ماہی گیری، زراعت اور

۱۔ بحوالہ: http://news.bbc.co.uk/2/hi/europe/country_profiles/820864.stm